تو پھر ان کو قبل وفات حضرت علی بن حسین مقام ایلہ ہیں اپنے کاروبار کی وجہ سے اقامت کرنا پڑی" (ص۵۴)

جواب پہلے دعوے کی طرح یہ دعوے بھی تمنا صاحب کی اختراع ہے اور صفحات تاریخ اس کی تائید سے قاصر ہیں۔ بنانے کو تو صاحب مضمون نے مقام ایلہ کو آپ کا آبائی وطن بنا دیا ہے اور "قرینہ" سے آپ کے والد مسلم کو وہاں کاروبار کی نگرانی کرتے بھی دکھا دیا ہے مگر کیا مجال کہ ایک ثبوت بھی ایسا دیا ہو جس سے ثابت ہو سکے کہ امام موصوف کے آباؤ اجداد کی مقام ایلہ میں سکونت اور کاروبار تو کجا کبھی وہاں ان کا گذر بھی ہوا تھا۔ جب آپ کے آباؤ اجداد کا مقام ایلہ میں جانا ہی ثابت نہیں اور نہ صاحب مضمون نے کسی تاریخی شہادت سے اس کا ثبوت بہم پہنچایا ہے تو پھر وہ آپ کا آبائی وطن کیسا؟ ہاں! تمنا صاحب نے لے دے کر آپ کے اور آپ کے آباؤ اجداد کے "ایلی" ہونے کی صرف ایک شہادت پیش کی ہے جو یہ ہے۔

کان الزهری یکون بایلة وللزهری	زہری ایلہ میں رہتے تھے وہاں امام
هناك ضیعة وكان یكتب عنه	زہری کی جائداد تھی اور ماجشون وہاں آپ
هناك الماجشون[1]	سے حدیثیں لکھا کرتے تھے۔

غور فرمائیے! اس عبارت سے کیسے معلوم ہوا کہ امام زہری کے آباؤ اجداد ایلہ میں رہتے تھے جس کی وجہ سے ایلہ ان کا آبائی وطن ہوا۔ نیز کس لفظ سے پتہ چلا کہ امام زہری کے والد مسلم اپنے وطن ایلہ میں اپنے کاروبار کے نگران رہے۔

اس عبارت سے تو زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے مقام ایلہ میں کچھ جائداد خرید لی تھی اور" یہ بھی (بخوبی) ممکن ہے" کہ خلفائے بنو امیہ میں سے کسی نے آپ کو وہاں کچھ رقبہ ہبہ کر دیا ہو۔ اس لئے کہ اموی خلفاء آپ کے بڑے قدردان تھے اور وقتاً فوقتاً آپ کو نذرانے اور تحائف پیش کرتے رہتے تھے۔ پھر عام دستور کے مطابق آپ اس کے اہتمام و انصرام کیلئے سال میں چند ہفتے وہاں ٹھہرتے ہوں اور ضروری انتظامات کے بعد واپس آجاتے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زندگی کے آخری ایام میں وہاں مستقل رہائش کر لی ہو جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ آپ اپنی عمر کے آخری سال ۱۲۴ھ میں اپنی

[1] تہذیب التہذیب ص۴۴۶